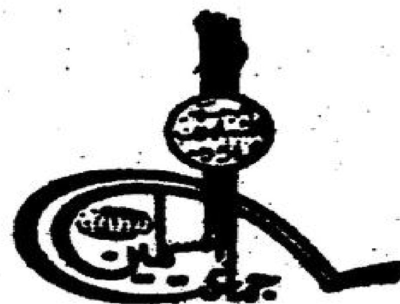
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلک اہلحدیث کی حقیقت

مرتبہ

مسعود احمد

امام جماعت المسلمین



جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجماعہ پبلیکیشنز

فلیٹ نمبر ۴ ر، گراؤنڈ فلور، ڈور نمبر 66 - 42 - 2

آئی۔ایل۔ٹی۔ڈی جنکشن، راجمندری۔اے۔پی۔انڈیا

Price : 5 - 00

جماعت المسلمین

AL JAMAH PUBLICATIONS

Door No. 2-42-66, Flat No. 4, I.L.T.D. Junction,

RAJAHMUNDRY - 533 101. (A.P.)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ حدیث کی حقیقت

مولوی اسماعیل کانگریسی کی گواہی

غیر مقلدین وہابیہ کے مولوی محمد اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ (یہ اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر بھی رہ چکے ہیں اور یہ ابراہیم سیالکوٹی کے شاگرد ہیں) نے خود بھی اقرار کیا ہے کہ :۔" مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی انگریز حکومت سے تعاون کے حق میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے ثناخواں "۔ "(تحریکِ آزادیٔ فکر" ص ۱۰۷)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ " ان بے چاروں کو یہ ہوش نہیں رہا کہ وہ اپنے کو سرکار کی زد سے بچانے کی فکر میں کیا کر رہے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو کس پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے بعض علماء اہلحدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہلحدیث کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے"۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی پوری پالیسی میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی وغیرہم کے) استاد تھے، ممد و معاون بلکہ سرپرست و دخیل رہے "۔ "(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء" ص ۶۶ تا ص ۶۸)

ناظرین کرام ! وہابیوں نے اپنے نام کو بدلنے کی بھی کوشش کی۔ کیونکہ وہابی لیبل (جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے انگریزوں نے لگایا تھا) بدنام ہو چکا تھا (اور غداروں کی اصطلاح کے طور پر استعمال ہو رہا تھا) لہٰذا انہوں نے اپنا نام اہلحدیث رکھا۔ اس نام کو (سرکاری کاغذات میں) بدلنے کے لئے انگریز کے زمانہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے باقاعدہ ایک درخواست دی۔ اس حقیقت کو کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا کہ موجودہ دور میں اہلحدیث کہلانے والے وہی حضرات ہیں جن کو وہابی کہا جاتا تھا۔

وہابی کی بجائے اہلحدیث کہلانے کیلئے بٹالوی کا انگریزوں کی خوشامد کر کے منظوری لینا

انگریز بٹالوی کے شکر گذار تھے۔ بٹالوی کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سرفراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت

جانتے ہوئے اپنے لئے وہابی کی بجائے اہلحدیث کا نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے۔

محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ "۔ انھوں نے ارکانِ جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹننٹ گورنر پنجاب کے ذریعہ سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کردی۔ اس درخواست پر سرفہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین صاحب کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسبِ ضابطہ منظوری آگئی کہ آئندہ وہابی کے بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے۔" (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء از : ایوب قادری)

درخواست کی منظوری انگریزی میں خود اخبار "اہلحدیث" امرتسر نے درج کی ہے۔

ترجمہ فوٹو اسٹیٹ کاپی

صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۲۷ مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ر مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسبِ درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۴۵۷ مورخہ ۱۲ر ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصل دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔ (اس ترجمہ کی انگریزی فوٹو کاپی ہمارے پاس ہے)۔

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ فرقہ اہلحدیث محمد بن عبدالوہاب کے بعد وجود میں آیا۔ یاد رہے محمد بن عبدالوہاب بھی حنبلی اور مقلد تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامات اہلحدیث

"کرامات اہلحدیث" ایک کتاب کا نام ہے، مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی اسکے مصنف ہیں۔ وہ جماعت اہلحدیث کے ایک مشہور ومعروف اور صاحب قلم شخصیت ہیں، وہ اپنے گاؤں سے اخبار "مسلمان اور اہلحدیث" بھی نکالتے رہے ہیں، ان کو اہلحدیث مکتب فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں بھی ان کو مقام حاصل تھا۔ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ کو شرف حاصل ہوا کہ مولوی صاحب کی اس گراں قدر خدمت (کرامات اہلحدیث) کو منظر عام پر لائے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو کر اپنے اکابرین کی تحریر کے مطابق اپنے عقائد کو عملی جامہ پہنائیں۔ (ناشر ص۲)

مولوی عبدالمجید خادم صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، "......عوام میں یہ مشہور ہو گیا ہے کہ جماعت اہلحدیث میں کوئی ولی نہیں ہوا، اس لئے تو وہ نہ کرامات کو مانتے ہیں اور نہ ان میں کوئی اہل کرامت ہوا ہے۔" (کرامات اہلحدیث ص۲)

مولوی صاحب آگے فرماتے ہیں:- "مدت ہوئی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اہل حدیث کی طرف سے اس اعتراض کی بابیں (واضح) طور پر تردید ہونی چاہیئے کہ نفس مسئلہ کی بھی وضاحت ہو جائے اور عوام پر بھی روشن ہو جائے کہ بفضلہ جماعت اہلحدیث میں بے شمار افراد اہل کرامت ہوئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنے حضرات اہل حدیث میں اہل کرامت ہوئے ہیں اتنے کسی اور جماعت میں نہیں ہوئے۔" (کرامات اہلحدیث ص۳)

مولوی عبدالمجید خادم صاحب لکھتے ہیں۔ "اس مضمون میں میں پہلے بزرگوں کا تذکرہ نہیں کروں گا بلکہ دور حاضرہ کے اہلحدیث حضرات کا نمونہ پیش کروں گا جن میں سے اکثر کو آپ جانتے اور پہچانتے ہیں کہ وہ اہلحدیث تھے اور صاحب کرامت بھی تھے۔ اور یہی میں اس مضمون میں ثابت کرنا چاہتا ہوں۔" (ص۳)

آگے اپنی اسی بات پر وزن دیتے ہوئے فرماتے ہیں:- "اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں سے جو لوگ بھی اس منزل میں پہنچ گئے تھے وہ ولی اللہ تھے اور ان میں سے اکثر پر کرامات کا ظہور بھی

ہوتا رہا ہے ہم آپ کو بہت دُور زمانہ کے لوگوں کی باتیں نہیں سنائیں گے بلکہ قریب ترین زمانہ کے حالات پیش کریں گے۔ تاکہ آپ ان سے سبق و موعظت حاصل کر سکیں۔" (کراماتِ اہلحدیث ص۱)

کرامات مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکھوی: لکھوی صاحب کا ذکر آگے کسی مضمون میں آچکا ہے مصنف صاحب فرماتے ہیں: "لکھوی صاحب کی طبیعت شروع سے ہی تصوف کی طرف مائل تھی اور کسی پیر طریقت کی تلاش تھی، جب ۲۲ سال کے تھے تو غزنی پہنچے اور حضرت عبداللہ صاحب کی بیعت کی، غزنی پہنچکر السابقون السابقون کا مرتبہ آپ ہی نے حاصل کیا چنانچہ عبداللہ صاحب نے آپ کو اپنا نائب بھی مقرر کر دیا تھا، آپ کو اکثر الہام ہوا کرتے تھے جو الگ رسالہ کی شکل میں مطبوع ہیں۔" (کراماتِ اہلحدیث ص۱۱)

کرامات:- (۱) لکھوکی سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں تھا، جہاں کا سردار جلال الدین عرف جلّو بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا۔ جلّو کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی، اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں، مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔ پنجاب میں یہ رواج ہے کہ جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ پیروں فقیروں، جوگیوں، مست قلندروں، خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے۔ جلّو بھی اسی خیال کا آدمی تھا، اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا وہیں اٹھ دوڑتا تھا۔ ایک بار اسے پتہ چلا کہ فیروز پور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے، اور بالکل ننگ دھڑنگ رہتا ہے۔ وہ اس کے پاس گیا اور اس سے بیٹا مانگا۔ مجذوب بولا او نالائق! اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا۔ جلّو نے دل میں کہا کہ وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں۔ بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا؟ مجذوب نے کہا، نالائق جاتا نہیں۔ تجھے بیٹا یہاں سے نہیں بلکہ وہاں ہی سے ملے گا۔ جلّو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوکی پہنچا اور مولانا عبدالرحمٰن سے سارا واقعہ بیان کیا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے کہا، میں دعا تو کر دیتا مگر تو منکرِ قرآن ہے تیرے حق میں میری دعا قبول نہ ہوگی۔ جلّو نے کہا، میں نے کب قرآن کا انکار کیا ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تیری کتنی بیویاں ہیں؟ اس نے کہا۔ سات۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن تو چار سے زیادہ اجازت نہیں دیتا پھر تو نے سات کیوں کیں؟ اس نے کہا، جو حکم ہو اس پر عمل کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تین کو بھی طلاق دے دے۔ گاؤں میں مسجد بنوا، خود نماز پڑھنے کا اقرار کر اور دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کر۔ تو میں تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ خدا کی قدرت، اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند تولّد ہوا (کرامات اہلحدیث ص۱۳)

(۲) غزنوی صاحب جب سفرِ حج کے لئے روانہ ہوئے اور بمبئی پہنچکر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا اور جہاز چلنے کو تھا کہ آپ نے فرمایا، اس جہاز پر نہیں جانا چاہیئے، چنانچہ ٹکٹ واپس کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ جب وہ تیار ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ اس جہاز پر بھی نہیں جانا چاہیئے۔ ہمراہی حیران تھے کہ مولانا کیا کر رہے ہیں۔ جان بوجھ کر روانگی میں تاخیر کرتے ہیں۔ مگر بالآخر آپ کا کہا مانا اور ٹکٹ بھی واپس کیا۔ پھر تیسرے جہاز پر سوار ہوئے جب جدہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہلے دونوں جہازوں میں بیماری پھیل گئی تھی اور حکومت نے انہیں چالیس چالیس دن کے لئے کامران روک لیا ہے۔ یعنی اگر وہ لوگ ان جہازوں میں سوار ہوتے تو ۴۰ دن بعد جدہ پہنچتے۔ کسی نے مولانا سے پوچھا کہ آپ کو کیونکر پتہ چلا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ الہام ہوا تھا۔

نوٹ :- آپ کے بہت سے الہامات اور کرامات اور بھی ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (کراماتِ اہلحدیث ص۱۴)

کرامات مولوی غلام رسول صاحب قلعوی : مصنف صاحب فرماتے ہیں، "مولوی غلام رسول صاحب نے روحانی (فیض) سید میر صاحب کوٹھ والا سے حاصل کیا جو سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ مولانا عبداللہ صاحب غزنوی سے بھی آپ کا گہرا تعلق رہا۔ آپ صوفی منش ہونے کے باوجود مشہور واعظ بھی تھے اور وعظ میں اتنا اثر اور سوز ہوتا تھا کہ اکثر غیر مسلم وعظ سنتے ہی مسلم ہو جاتے تھے۔

کرامات : (۱) ایک بار قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ اس نے یہ شکایت کی حضور میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے، زندہ ہے یا مر گیا ہے، بس ایک ہی بیٹا تھا، اس کی فکر میں ہم تو مرے جا رہے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا۔ میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور روٹی کھا رہا ہے، جاؤ بیشک جا کر دیکھ لو۔ حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا اور کھانا کھا رہا تھا۔ بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا، معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکر طرفۃ العین یہاں پہنچ گیا۔

(۲) فضل الدین نمبردار سکنہ مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا اور وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دے دیا اور

قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا۔ میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی غربت اور ناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کر د، صرف بائیس روپے نکلیں گے وہ ادا کر دینا۔ فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اُسے دیا لیا تو کچھ ہے نہیں، بھلا بائیس روپے کیونکر نکلیں گے آپ نے فرمایا جاؤ تو بائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لیکر گیا اور ساہوکار سے کہا کہ بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو۔ ساہوکار نے بہی نکالی تو دیکھا کہ اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمبا کو وصول ہوا۔ اتنی کپاس آئی علیٰ ہذا القیاس سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف ۲۲ روپیہ نکلے۔ ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور فضل الدین بھی حیران تھا مگر بہی کھاتہ کے مطابق بائیس روپے دیکر حساب صاف کر دیا گیا۔

(۳) میاں محمد چھوٹو جو لاہور میں ایک مشہور سوداگر تھا، بیان کرتا ہے کہ میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے، مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا۔ میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے۔ بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میاں! تیرے گھوڑے والئی کشمیر نے خرید لئے ہیں اور تین ہزار روپیہ منافع ملا ہے۔ میاں چھوٹو بڑا حیران ہوا کہ ابھی تو خط آیا کہ یہاں کوئی خریدار نہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ تین ہزار منافع ملا ہے۔ میاں محمد چھوٹو کہتا ہے کہ دوسرے دن خط آگیا کہ سب کے سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا۔

(۴) محمد عمر ولد کرم الٰہی کا بیان ہے کہ مولانا نماز صبح سے فارغ ہو کر گھر کو جا رہے تھے۔ میں بھی ساتھ تھا کہ ایک ہندو عورت "واہگرو واہگرو" پڑھتی ہوئی جا رہی تھی آپ نے کہا کہ واہگرو نہیں بلکہ "وحدہٗ" کہو صحیح یہی ہے، وہ عورت "وحدہٗ وحدہٗ" کہنے لگی۔ اور یہ جملہ اس کی زبان پر ایسا جاری ہوا کہ ہزار کوشش بھی بدل نہ سکا اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئی۔

(۵) باوا کاہن داس گوردا سپوری ایک بار قلعہ میہاں سنگھ آیا، ہندوؤں نے ملکر عرض کیا، باوا جی یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جن کے وعظ سے کئی ہندو مسلمان ہو رہے ہیں۔ آپ بھی بہت بڑے ودوان ہیں، ذرا ان کا مقابلہ تو کیجئے تاکہ ہندو مسلمان ہونے سے بچ جائیں۔ باوا جی نے کہا، بہت اچھا، میں اسلام پر ایسے اعتراض کروں گا کہ وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے۔ چنانچہ باوا جی بڑے طمطراق کے ساتھ مولانا کے پاس پہنچے اور جاتے ہی کہا کہ اسلام کیا ہے؟ جسے آپ لئے پھرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ آدمی

بتاؤں اسلام کیا ہے؟ اوّل کلمہ پڑھنا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابھی آپ نے کلمہ پڑھ کر سنایا ہی تھا اور آگے کچھ کہنا چاہتے تھے کہ باوا جی نے خود بخود کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہیں مسلمان ہو گئے۔

(٦) قلعہ میاں سنگھ میں ایک بڈھا نامی کشمیری تھا جو بہت عیالدار تھا مگر مفلس اور غریب تھا اس نے حاضر ہو کر اپنی ناداری کی شکایت کی اور دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں بڈھا بعد نماز صبح ایک بار سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرو، انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت تمہیں ایک روپیہ ملے گا۔ روزانہ روپیہ ملنے لگا۔ کبھی کسی بہانہ ملتا، کبھی کسی بہانہ۔ مگر ایک روپیہ روز ضرور مل جاتا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر دو بار سورۃ یٰسین پڑھوں تو شاید دو روپیہ ملا کریں چنانچہ اس نے دوبار روزانہ پڑھنی شروع کی تو سچ مچ دو روپیہ ملنے لگے پھر اس نے تین بار شروع کر دی تو تین روپیہ ہو گئے۔ پھر چار بار پڑھی تو چار روپیہ ملے۔ پھر وہ پانچ بار پڑھنے لگے تو پانچ روپیہ ملنے شروع ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک دن مولوی صاحب آگئے، فرمایا کہ میاں بڈھا اب تم بہت لالچی ہو گئے ہو۔ اب سورۃ یٰسین سے تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ بڈھا کہتا ہے کہ اس کے بعد میں ہزار بار بھی یٰسین پڑھتا رہا مگر پھر ایک روپیہ بھی نہ ملا۔

نوٹ :۔ یہ چند کرامتیں مشتے نمونہ درج کر دی گئی ہیں ورنہ آپ کی بہت سی کرامات زبان زد خاص و عام ہیں اور آپ کی سوانح عمری میں درج ہیں جو چھپ چکی ہے (کرامات اہلحدیث ص ۱۶، ۱۸)

کرامات قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری :۔ (یہ اہلحدیث کے بہت بڑے عالم تھے)

مصنف فرماتے ہیں "آپ کے والد بزرگوار قاضی احمد شاہ صاحب مولانا باقی باللہ نے اسی سال لیلۃ القدر کی رات یہ دعا مانگی تھی کہ الٰہی بیٹا دے تو ایسا دے جو عالم باعمل، متقی، پارسا اور دین و دنیا میں ذی عزت ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے پیدا ہوتے ہی یہ عہد کر لیا کہ آپ کو کبھی بلا وضو دودھ نہ پلاؤں گی۔ آپ نے حدیث کی سند دادا صاحب سے لی اور انہی سے روحانی فیض پایا۔ آپ کی تصنیف "رحمۃ للعالمین" نے اردو دنیا میں وہ نام پیدا کیا کہ اور کسی کتاب کو یہ شرف نصیب نہ ہوا۔

(١) ولایت احمد نامی قصاب کی ہمشیرہ کو جن تھا، جو کسی سے نہ نکلتا تھا۔ بڑے بڑے عامل آئے مگر جن کسی سے نہ نکلا۔ ولایت احمد قاضی جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں۔ شاید آپ کا کہا مان جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں جنات کا عامل نہیں ہوں۔ خیر تم جاؤ اور اسے میرا سلام کہہ کر یہ پیغام دو کہ وہ کہتے ہیں اب تم چلے جاؤ۔ چنانچہ ولایت احمد نے ایسا ہی کیا۔ کہا قاضی محمد سلیمان

صاحب تمہیں سلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اب تم چلے جاؤ۔ جن نے کہا قسم کھاؤ، انہوں نے یہ کہا ہے۔ اس نے کہا بخدا انہوں نے یہی کہا ہے۔ جن نے کہا بہت اچھا لیجئے۔ اب جاتا ہوں۔ چنانچہ اُس کے بعد اُس کی ہمشیرہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آرام ہوگیا۔

(۲) پٹیالہ میں ایک میرجان رنڈی تھی جو عرصہ دراز سے بدکاری کا پیشہ کرتی تھی۔ ایک بار آپ کی خدمت میں تعویذ لینے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پیشہ سے توبہ کر اور نکاح کرکے بیٹھ جا۔ آپ کا کہنا تھا کہ وہ اُسی وقت تائب ہوگئی اور پھر تیس سال تک اس نے زاہدانہ زندگی بسر کی۔

(۳) شاہ جی نجم الدین سکنہ بستی کا بیان ہے کہ ایک بار میں قاضی صاحب کے ساتھ جا رہا تھا قریب ہی ایک قبر نظر آئی جس پر آپ ٹھہر گئے اور کہا دیکھو شاہ جی اس صالح مرد سے کس قدر خوشبو آرہی ہے۔ شاہ جی کا بیان ہے کہ میں جو آگے بڑھا تو سچ مچ مجھے نہایت عمدہ خوشبو آئی۔ اس کے بعد میں اکیلا بارہا وہاں سے گذرا مگر پھر کبھی ویسی خوشبو نہیں آئی۔ (یہ ان کی صحبت کا اثر تھا) شاہ جی کہتے ہیں کہ میں نے اس مرد صالح کا نام پوچھا تو آپ نے اس کا نام زرداد خاں پٹھان بتایا جو عرصہ دراز سے یہاں مدفون تھے۔

(۴) قاضی صاحب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرس کے ہاں قیام کرتے تھے۔ میاں فضل کریم صاحب بن حاجی حیات محمد صاحب مالک فرم کا بیان ہے کہ جہاں پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اسکے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے کہا آج وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں آئے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے۔ پھر فرمایا۔ وہ بہت نیک اور صالح آدمی ہیں۔ فلاں جگہ کے رہنے والے تھے۔ اِدھر سے گذر رہے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اُن کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی جی نے مجھے بتادیا تھا۔

(۵) صوفی حبیب الرحمٰن صاحب کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت ضیاء معصوم صاحب مرشد امیر حبیب اللہ خاں شاہ کابل پٹیالہ تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کے لئے قاضی جی کو اپنے ساتھ لے لیا۔ حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی پر مراقبہ کے لئے بیٹھے تو قاضی جی نے دل میں سوچا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کرنی ہو یہاں سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

ابھی آپ اپنے جی میں یہ خیال لے کر اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے آپ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو۔ ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں چاہتے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ قاضی جی نے بعض دوستوں سے ذکر کیا اور فرمایا یہ واقعہ مراقبہ یا مکاشفہ کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔

(۶) قاضی عبدالرحمن صاحب پٹیالوی کا بیان ہے کہ نابھہ میں ایک مستانہ فقیر تھا جو بالکل ننگ دھڑنگ رہتا تھا اور مجذوب تھا کسی نے قاضی صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا اور فرمایا کہ کل چلیں گے اور اس کے لئے کچھ کھانا بھی لے جائیں گے۔ چنانچہ جب آپ گئے اور ابھی اسٹیشن سے اترے ہی تھے کہ اس نے کہنا شروع کیا۔ کپڑے لاؤ۔ کپڑے لاؤ ایک بزرگ آرہا ہے اور مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ چنانچہ قاضی جی کے پہنچنے سے پہلے ہی اس نے کپڑا اوڑھ لیا جب آپ پہنچے تو نہایت تکریم سے پیش آیا اور دیر تک آپ سے سلوک اور علم کی باتیں کرتا رہا۔ کھانا بھی کھایا اور کہا کہ جو آج کھانے کا مزہ آیا ہے عمر بھر میں کبھی نہیں آیا، پھر جب آپ تشریف لے گئے تو اس نے کپڑے اتار پھینکے اور اسی طرح دیوانہ ہو گیا۔

آپ کے سامنے "کرامات اہلحدیث" سے صرف چند نمونے پیش کئے گئے۔ ہم ان پر تبصرہ اس لئے نہیں کر رہے کہ اس سے کشیدگی پیدا ہوگی کیونکہ یہ سب فرقہ اہلحدیث کے نامور علماء ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت

اب ہم اہلحدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

① بابائے اہل حدیث عبدالغفار خیری صاحب لکھتے ہیں :۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطروں کو اکھٹا کر کے ایک دریا "جماعت المسلمین" بنایا جس کی رد، کفر اور شرک کی بڑی بڑی بستیاں، مادی جنگی قوتیں اور طاقتیں اور پہاڑ نہ روک سکے اور خس وخاشاک کی طرح بہتے چلے گئے" (ہفت روزہ صحیفہ اہلِ حدیث کراچی ص۵ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۷ نومبر ۱۹۷۹ء)

② خیری صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے اور اعلانات صحابۂ کرامؓ کے ساتھ حرف بحرف پورے ہوئے .... وہ جو جماعت المسلمین میں شامل ہونے سے قبل دنیا میں سب سے زیادہ پست اور جاہلیت میں غرق قوم عرب کے افراد تھے۔" (صحیفہ اہلحدیث یکم ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹ جون ۱۹۵۸ء)

③ خالد گھر جاکھی لکھتے ہیں :۔ "حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کوفہ پہنچ کر جمعہ کے روز خطبہ دیتے ہوئے جماعت المسلمین سے افتراق دور اور امیر المؤمنین کی اطاعت کرنے کی تلقین کی" (سیرۃ عثمان رضی اللہ عنہ ص۸۲)

④ مولوی محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں :۔ "ابن سبا نے جو جماعت تیار کی تھی وہ مصر کوفہ اور بصرہ سے ہزاروں کی تعداد میں حج کے بہانے مدینہ طیبہ میں آکر جمع ہوئی اور تیس چالیس دن تک حضرت عثمان کے مکان کا محاصرہ کئے رہی آخر ۱۸ ذوالحج کو چند مفسدین نے آپ کو جب کہ آپ قرآن شریف کھول کر تلاوت کر رہے تھے نہایت بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ مفسدوں کے گھر گھی کے چراغ جلے اور مخلصوں میں گھر گھر ماتم پڑ گیا اور جماعت المسلمین کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور امتِ مرحومہ کا تمام نظام بگڑ گیا۔ فانا اللہ۔" (تاریخ اہل حدیث ص۴۳-۴۴)

⑤ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :۔ "جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حروریہ کی جانب بھیجا کہ اگر وہ جماعت المسلمین کی طرف واپس آجائیں تو ٹھیک ورنہ تو امام کو ان سے جنگ کرنا چاہیئے۔" (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۶ ج ۲)

(۶) شاہ محدث دہلوی ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں واضح ہو کہ رمضان کے مہینے میں یہ فضل صرف جماعت المسلمین کے لئے ہے کیونکہ کفار رمضان کے مہینہ میں بہ نسبت اور مہینوں کے زیادہ اندھے ہوتے ہیں۔" (حجۃ اللہ البالغہ ص۵ ج ۲)

(۷) حافظ محمد ادریس سلفی لکھتے ہیں:" اس کے علاوہ بڑی جامع مسجد کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنانا جن میں ہر مسجد کا مستقل ایک امام ہوتا ہے۔ یہ بھی بدعات میں سے ہے۔ کیونکہ اس سے جماعت المسلمین میں تفریق وانتشار ہوتا ہے۔" (صحیفہ اہلحدیث ص۱۷ ۱۶ محرم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

(۸) شیخ ناصرالدین البانی لکھتے ہیں:" اگر ہم مسلمانوں کو ایک جماعت پر متحد کرنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہم سب ایک کشادہ میدان جو تمام خواتین و حضرات کے لئے کافی وافی ہو میں جمع ہو کر یہ عظیم عبادت نماز عید ادا کریں۔ یہی سنّت ہے پھر دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد کون یہ کہتا ہے کہ سنّت پر عمل کرنے سے جماعت المسلمین میں تفریق ہوتی ہے؟" (پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۰ ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

<u>تبصرہ :</u>— محمود احمد عباسی لکھتے ہیں:" ہر حال میں مسلمانوں پر واجب ہوگا کہ وہ جماعت اور اس کے آئمہ سے وابستہ رہیں۔ تلزم جماعت المسلمین و امامھم نص قطعی ہے (بخاری کتاب الفتن) فتنہ و فساد اور فرقہ بازی کے زمانہ میں سلامتی صرف جماعت اور اس کے امام سے وابستہ رہنے میں ہے۔" (تبصرہ محمودی بر ہفوات مودودی ص۱۱)

حوالہ جات: عبدالغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ (الروم ـ ۳۱ و ۳۲)

اور (اے ایمان والو!) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں " مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ " " مُبدَل مِنْہ " ہے اور " مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا " اُس کا " بَدلُ الْکُل " ہے یعنی " مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ " سے کلیتاً وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ " مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا " سے مراد ہیں یعنی " مشرکین " سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں " جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے " ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے سامنے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے مذہب پر جما رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے دائرہ میں آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ○

(الروم - ۳۱ و ۳۲)

اور (اے ایمان والو!) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں "مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" "مُبْدَل مِنْہ" ہے اور "مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا" اُس کا "بَدَلُ الْكُل" ہے یعنی "مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" سے کلیتاً وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ "مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا" سے مراد ہیں یعنی "مشرکین" سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں "جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے" ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے سامنے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے مذہب پر جما رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے دائرہ میں آتا ہے۔

جواب دیجئے

① کیا آپ حقیقی اسلام کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

② کیا آپ کو فرقہ بندی سے واقعی نفرت ہے ؟

③ کیا آپ فرقہ بندی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

④ کیا آپ ایک اُمّتِ واحد بن کر اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنا چاہتے ہیں؟

⑤ کیا آپ لاعلمی کی تاریکیوں سے نکل کر علم وعمل کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں؟

⑥ کیا آپ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور محفوظ دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں ؟

⑦ کیا آپ اپنی پوری زندگی میں فکری اور عملی انقلاب لانا چاہتے ہیں ؟

⑧ کیا آپ موت کے بعد ملنے والی زندگی کے لئے تیاری کرنا چاہتے ہیں ؟

اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو آیئے !

آج ہی سے ہماری کتابوں کا مطالعہ

شروع کر دیجئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف

(۱) جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہوئے نام "جماعت المسلمین" ہی سے موسوم ہے۔

(۲) جماعت المسلمین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تعمیل کو فرض اور ترک سنت کو گناہ سمجھتی ہے۔

(۳) جماعت المسلمین میں شامل ہر فرد صرف مسلم ہے۔ مسلمان خود ساختہ نام ہے۔

(۴) جماعت المسلمین کا دین صرف اسلام ہے۔ اس کا کسی مذہب، مسلک، مکتب فکر اور فرقے سے کوئی تعلق نہیں۔

(۵) جماعت المسلمین کے پاس دین میں کسی کے فتوے، اجتہاد، رائے اور قیاس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

(۶) جماعت المسلمین صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہی کو اسلام سمجھتی ہے۔

(۷) جماعت المسلمین کے پاس جو کچھ ہے اس کا انکار کفر ہے۔

(۸) جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے یہ امر کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے۔

(۹) جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

(۱۰) جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے۔

(۱۱) جماعت المسلمین امیر کی بیعت اور اطاعت کو لازم سمجھتی ہے یہ بیعت پیری مریدی، مراقبہ، چلہ کشی، ہزارہ تسبیح پڑھنے اور ضربیں لگانے کی بیعت نہیں ہے بلکہ دنیا کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی بیعت ہے۔

(۱۲) جماعت المسلمین بدعت کو شرک سمجھتی ہے۔

(۱۳) جماعت المسلمین کا نصب العین اعلائے کلمۃ اللہ، خالص دین اسلام کی اشاعت، شرک و بدعت اور فرقہ بندی کا استیصال ہے۔

(۱۴) جماعت المسلمین ختم نبوت کے انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بے ادبی اور گستاخی کو کفر سمجھتی ہے۔

شعبۂ نشر و اشاعت

جماعت المسلمین